

۸-۹۔ شرح : جب آم کے مقابلے میں انگور کچھ نہ کر سکا تو اس نے خالص شراب کی شکل اختیار کر لی۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ اپنی ہستی ختم کر دی، وجود مٹا دیا اور شراب سے پانی پانی ہو گیا۔

شراب اُسی صورت میں بنتی ہے کہ انگور بالکل کچلا جائے اور اس کی ہستی مٹ جائے اسی کے لیے جی کا کھونا اور شراب سے پانی پانی ہونا کہا گیا اور وہ بھی ناپا رہو کر، یعنی مجبوری سے، کیونکہ اصل حالت میں آم کا مقابلہ نہ کر سکا۔ ہیت بدلی اور دوسری شکل اختیار کر لی۔

۱۰-۱۱۔ شرح : آپ کو کیا خبر ہے؟ مجھ سے پوچھیے کہ آم کے سامنے گنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ دیکھیے، نہ آم کی طرح گتے میں پھول آتا ہے نہ اس کی شاخیں ہوتی ہیں، نہ آم جیسے پتے ہوتے ہیں، نہ ویسا پھل۔ پھر لطف یہ کہ جب خزاں کا موسم آتا ہے تو اس کی بہار شروع ہوتی ہے۔

آخری مصرع کا مطلب یہ ہے کہ گنا اکتوبر میں پکتا ہے اور اس وقت خزاں کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ معلوم ہے کہ سردیوں ہی میں اسے پیل کر رس نکالتے ہیں اور گڑ، شکر، چینی وغیرہ بتاتے ہیں۔ اسی موسم میں یہ چوسا جاتا ہے یا اس کی گنڈیریاں کھاتے ہیں یا رس پیتے ہیں۔

۱۲-۱۳-۱۴۔ شرح : اور کہاں تپاس دوڑائیں؟ جان کو سب لوگ شیریں کہتے ہیں، لیکن اس میں ایسی مٹھاس کہاں، جیسی عام میں ہوتی ہے۔ اگر جان میں آم کے برابر شیرینی ہوتی تو کوہن ایسی آسانی سے کیونکر جان دے دیتا مانا کہ اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اور جان دے دینے میں اسے یکتائی حاصل تھی، پھر بھی وہ آم جیسی میٹھی جان دے دینے پر بے تکلف آمادہ نہ ہو جاتا۔

۱۵-۲۰۔ لغات - قوام : شیرہ - چاشنی۔

رافت : مہربانی۔

انگلیس : شہد۔